www.oqasa.org

دین کے نظریات کی دیوار کو توڑنے والے کون ہیں۔

---- عنایت اللہ

۱۔پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے۔جو اسلام کے نظریات پر ۱۹۴۷ میں معرض وجود میں آئی۔لاکھوں مردوزن کا انسانی خون، لاکھوں معصوم و بیگناہ بچے بچیوں کا خون، لاکھوں بیٹیوں کو زبردستی یرغمال بنانے اور چھن جانے کے صدمات، بیشمار مستورات کی عصمتوں کے لٹنے کے زخم اس ملک کی عمارت کی بنیادوں میں دفن ہیں۔

۲۔ماں باپ کی قبریں، کھیت کھلیان، گھربار، کاروبار، مال و دولت، عزیزو اقارب سے بچھڑنے کا دکھ۔ہجرت کی اذیتیں، قافلوں پر حملے، بھوک پیاس کی تکلیفیں، وطن سے بے وطن ہونے کے رنج، راستوں کی مسافتوں کی تھکن، بیماریوں اور وباؤں سے عزیزو اقارب کی اموات اور انکے دکھ، بے گوروکفن لاشوں کو دبانے کے صدمات، کے اینٹ گارے سے اس مملکت پاکستان کی عمارت کی تعمیر اور تکمیل ہوئی۔

۳۔یا اللہ یہ تیرے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی امت کے نام لیوا تھے۔جو تیرے اور تیرے محبوب حضور نبی کریم ﷺ کے نام گرامی پر مرمٹے۔یا اللہ تو نے تو یہ پرسوز منظر دیکھا تھا کہ وہ سب کچھ لٹا کر اس پاک دھرتی کی حدود میں داخل ہوتے ہی تیری بارگاہ میں، تیرے روبرو، تیرا شکر بجالانے کیلئے سجدہ ریز ہوجاتے تھے۔انہوں نے یہ ملک تیرے نام پر حاصل کیا تھا۔

۴۔یا اللہ ان تیرے بندوں اور تیرے محبوب ﷺ کی پیاری امت کے فرزندان نے اس پاک دھرتی کو اس لئے حاصل کیا تھا۔کہ اس دھرتی میں اللہ تعالیٰ کے دستور مقدس، اسکے نظریات، اسکے ضابطہ حیات، اسکے طرز حیات، اسکی تعلیمات، اسکے حسن اخلاق، اسکے حسن کردار، اسکی اعلیٰ صفات، اسکے امانت و دیانت کے اصول، اسکے اعتدال و مساوات کے طریقے، اسکے ایثار و نثار کے آداب، اسکے مخلوق خدا کو کنبہ خدا سمجھنے کے اطوار کی شمعیں روشن و منور ہوں گی۔وہ اس ملک میں دین کی تعلیمات سے انسانی نسلوں کو سنواریں گے۔

وہ انسانی نسلوں کو اور مخلوق خدا کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے کی تعلیمات۔

صبر و تحمل، بردباری اور قوت برداشت کی تعلیمات۔

عفو درگذر سے کام لینے کی تعلیمات۔

انسانوں اور مخلوق خدا کی مصیبتوں اور دکھوں کا مداوا کرنے کی تعلیمات۔

بھوکے ننگوں کی ضروریات مہیا کرنے کی تعلیمات۔

اپنے پرائے کو گلے لگانے کی تعلیمات۔

بھولے بھٹکوں کی رہنمائی کرنے کی تعلیمات۔

غریبوں کی مدد اور بیماروں کو شفا عطا کرنے کی تعلیمات۔

خدمت و ادب کو بروئے کار لانے کی تعلیمات۔

اخوت ومحبت سے پیش آنے کی تعلیمات ۔

ازدواجی زندگی کے قوانین کی تعلیمات ۔

ماں باپ اور اولاد کے حقوق وفرائض کی تعلیمات ۔

دوسرے عقائد، دوسرے نظریات، دوسرے مذاہب اور انکے ماننے والوں کو عزت واحترام دینے کی تعلیمات ۔

دنیا کی بے ثباتی کی تعلیمات، دنیا میں محنت یوں کرو جیسے ہمیشہ زندہ رہنا ہے اور زندگی یوں بسر کرو کہ جیسے اگلا لمحہ موت کا ہے کی تعلیمات ۔

طبقات کو ختم کرنے، کالے اور گورے کے امتیاز کے فرق کو مٹانے کی تعلیمات ۔

آقا اور غلام کے تضاد کو ختم کرنے کی تعلیمات، زندگی کی بنیادی ضروریات کے حصول میں اعتدال کی تعلیمات ۔

الہامی اور روحانی قوتوں کو بروئے کار لانے کی تعلیمات ۔

انسانیت کیلئے بے ضرر اور منفعت بخش ہونے کی تعلیمات

خوف خدا کی زرہ پہننے کی تعلیمات ۔

شرم وحیا کی دیوار اور چادر اور چاردیواری کے تقدس کی تعلیمات ۔

دین کی حدود قیود کی پابندی کرنے کی تعلیمات کی قندیلیں روشن کرنے کیلئے ملک حاصل کیا گیا تھا۔تا کہ یہ جہان رنگ وبو انسانیت کیلئے امن وآشتی کا گہوارا بن سکے ۔یا اللہ! اس امت کے ساتھ کیا ہوا۔ اسکے ساتھ کیا بیت گئی ۔ اسکے ساتھ کیا بیت رہی ہے ۔

ہم نے تو حکومتی ایوانوں کا تقدس قائم رکھنا تھا۔

ہم نے تو عدل وانصاف کے پیانے کو برقرار رکھنا تھا۔

ہم نے تو اعتدال ومساوات کا نظام رائج کرنا تھا۔

ہم نے تو خدمت خلق کا عہد نبھانا تھا۔

ہم نے تو دین کی ذمہ داری کو پورا کرنا تھا۔

ہم نے تو اخوت ومحبت کے چراغ جلانے تھے ۔

ہم نے تو صراط مستقیم کا سفر اختیار کرنا تھا۔

ہم نے تو رشد وہدائیت کے ہدی خواں تیار کرنے تھے۔
ہم نے تو بھولے بھٹکوں کو اس فناہ کے دیس کی حقیقت سے آگاہ کرنا اور دنیا کی بے ثباتی کا درس دینا تھا۔
ہم نے تو حضور نبی کریم ﷺ کے کردار کی نماز کو ادا کرنا تھا۔
ہم نے تو دین کو سمجھنا اور اسکی تعلیمات پر غور وفکر کرنا تھا۔
ہم نے تو خلیفہءوقت اور ملک کے نظام کو چلانے والی سرکاری مشینری اور رعایا کے معاشی اور معاشرتی فرق کو مٹانا تھا۔
پاکستان میں یہ کون لوگ ہیں جو چودہ کروڑ مسلم امہ کے دین کی ملکیت اور ان کی دولت، خزانہ اور وسائل کی ملکیت پر ڈاکہ زن ہیں۔
یہ کون ہیں جو حکومتی ایوانوں کا تقدس پامال کر رہے ہیں۔
یہ کون ہیں جو ملکی دولت کی حفاظت پر معمور ہیں۔
یہ کون ہیں جو عیش وعشرت کی بے حیائی کی زندگی گذار رہے ہیں۔
یہ کون ہیں جو ملکی وسائل پر قابض ہیں۔
یہ کون ہیں جو ملکی خزانہ کی لوٹ مار میں مصروف ہیں۔
یہ کون ہیں جو دین کی عمارت کو ریزہ ریزہ کر رہے ہیں۔
یہ کون ہیں جو دین کے اعتدال ومساوات کے اصولوں کو روندر ہے ہیں۔
یہ کون ہیں جو برہمن اور شودر کے طبقات تیار کر رہے ہیں۔
یہ کون ہیں جو انتظامیہ اور عدلیہ کو اپنے باطل، غاصب اور جرائم پر مشتمل طرز حیات کو تحفظ فراہم کرنے کیلئے استعمال کر رہے ہیں۔
یہ کون ہیں جو دین کے عدل وانصاف کے ضابطوں کو مسخ کر رہے ہیں۔
یہ کون ہیں جو اخوت ومحبت کے جذبوں کو روندر ہے ہیں۔
آؤ !۔۔۔ انہیں مل کر تلاش کریں! آؤ ان کو ڈھونڈ نکالیں!
آؤ اس طریقہ کار کا کھوج لگائیں جس کے ذریعہ یہ حکومتی ایوانوں تک رسائی حاصل کرتے ہیں!
آؤ انکی تعداد کو گن لیں! آؤ انکا تاریخی پس منظر ایک نظر دیکھ لیں!

یہ وہ لوگ ہیں جو مادیت اور اقتدار کے حصول کی جنگ میں مصروف ہیں۔

انکی پہچان جاگیردار اور سرمایہ دار طبقہ کے ناموں سے کی جاتی ہے۔

جمہوریت انکا ذریعہ اقتدار ہے۔

انکی تعداد چودہ کروڑ میں سے ساڑھے سات ہزار کے قریب ہے

جو جمہوریت کے الیکشنوں میں حصہ لیتے ہیں۔

چاروں صوبوں، وفاق اور سینٹ کے نظام حکومت چلانے کیلئے ممبروں
کی کل تعداد بارہ اور چودہ سو کے درمیان پہنچ چکی ہے۔

جو اسمبلیوں اور سینٹ کے ذریعہ دستور مقدس کے نفاذ کو منسوخ، معطل
اور ختم کرتے چلے آرہے ہیں۔ انکو کوئی پوچھنے والا ہی نہیں۔

جمہوریت کے دین کش نظریات کے ذریعہ جمہوریت کے ضابطہ حیات، طرز حیات، سودی معاشی نظام، طبقاتی نظام۔ ۱۸۵۷ کے ایکٹ کے مطابق انتظامیہ اور عدلیہ کا نظام، طبقاتی تعلیمی ادارے، طبقاتی تعلیمی نصاب، طبقاتی منصف شاہی، طبقاتی افسر شاہی، طبقاتی نوکر شاہی، طبقاتی تنخواہیں، طبقاتی رہائشیں، طبقاتی سرکاری سہولتیں، طبقاتی دفاتر، طبقاتی شودر اور برہمن کا نظام۔ **ملک** میں نافذ**العمل** ہے۔

نچلے طبقہ سے لیکر وزارتوں تک کی طبقاتی رشوتوں کا نظام، طبقاتی نظام حیات کی سرکاری بالادستی ملکی سطح پر جمہوریت کے سائے تلے چودہ کروڑ مسلم امہ کے فرزندان پر مسلط
ہو چکی ہے۔

جمہوریت کے حکمرانوں نے دین کا دستور مقدس اور ضابطہ حیات مسجد کی حدود کے
اندر پابند سلاسل کر دیا ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ اور اسکے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی تعلیمات، عبادات اور
احکامات کو مسجد میں پڑھنے تک محدود اور مسدود کر دیا ہوا ہے۔

سرکاری تعلیمی نصاب جمہوریت کا! عدلیہ اور انتظامیہ کا تعلیمی نصاب جمہوریت کا!

سرکاری اطاعت جمہوریت کے مسلط کیئے ہوئے اسمبلی ممبران پر **مشتمل**
وقت کے پیغمبران کی۔

جمہوریت کے اس ظالم نظام اور غاصب سسٹم نے ملت کے چودہ کروڑ افراد سے
دین کے دستور مقدس، دین کے نظریات، دین کے ضابطہ حیات، دین کے طرز حیات، دین کے تعلیمی نصاب، دین کی تعلیمی درسگاہیں، دین کے اعتدال و مساوات، دین کے عدل و انصاف، دین کے شورائی جمہوری نظام کو ان چند سیاستدانوں سے واگذار کروانا،

دین کی بقا اور مسلم امہ کی نجات کا واحد ذریعہ ہے۔ چودہ کروڑ مسلم امہ کے فرزندان کی دینی ملکیت اور انکی رات دن کی محنت سے کمائی ہوئی دولت۔ انکا ملکی خزانہ اور تمام ملکی وسائل کی ملکیت کو جمہوریت کے ان چند لامتناہی ملی وسائل اور ملکی خزانہ لوٹنے والے غاصب سیاستدانوں سے واگذار کروانا ہزار سال کی عبادت سے کہیں بہتر اور افضل ہے۔

جمہوریت کے اس نظام اور سسٹم نے پاکستان میں قرآن پاک کے دستور مقدس کے نظریات کی تعلیمات۔ حضور نبی کریم ﷺ کے ضابطہ حیات اور طرز حیات کے اصول وضوابط کی بالادستی کو سرکاری طور پر ملکی سطح پر ختم کر کے مسلم امہ کے چودہ کروڑ فرزندان اور انکی آنے والی نسلوں کو دین کی الہامی، روحانی اور دنیاوی افادیت سے محروم کر رکھا ہے۔ ہم دین کے اموری نظام سے سرکاری طور پر محروم کر دیئے گئے ہیں۔ ہم دین کے عدل وانصاف کے پیمانے کو سرکاری طور پر منسوخ کر چکے ہیں۔ ہم دین کے اخلاقیات کو سرکاری طور پر ختم کر چکے ہیں۔ ہم دین کی صداقتوں کو سرکاری طور پر مسجد میں پابندِ سلاسل کر چکے ہیں۔ ہم دین کی صفات کو مسلم امہ سے الگ کر چکے ہیں۔ ہم چادر اور چاردیواری کا تقدس تار تار کر چکے ہیں۔ ہم دین کے کردار کو تیار کرنے والے ادارے روند چکے ہیں۔ ہم مسلم امہ کا ملی تشخص پامال کر چکے ہیں۔ پاکستان میں جمہوریت کے ابلیسی نظام کی سرکاری بالادستی نے عملی طور پر دین کی متاع حیات کو ایک رہزن کی طرح لوٹ لیا ہے۔

اسکے علاوہ دوسری طرف چودہ کروڑ مسلم امہ کی رات دن کی محنت سے کمائی ہوئی دولت۔ غنڈہ ٹیکسوں سے چھینا ہوا مال۔ مہنگائی سے چوسا ہوا معاشی خون۔ **ملک** کے پیدا کردہ تمام وسائل اور **ملک** کا بھرا ہوا تمام خزانہ جمہوریت کے ابلیس کے چند ارباب سیاست کے ڈاکوؤں نے جمہوریت کے ابلیسی نظام کی نوک پر آپس میں تقسیم کر رکھا ہے۔ عوام الناس سے ٹیکسوں اور مہنگائی کے ذریعہ قانون کی بے رحم، عدل کش تلوار سے چھینی ہوئی دولت۔ انکو غربت، تنگ دستی، خودکشیوں اور خودسوزیوں کی اذیتوں میں مبتلا کرتی جائے۔ ارباب سیاست اور انکی سرکاری مشینری یہ سرکاری دولت اور شاہی خزانہ اپنی عیاشانہ زندگی اور شاہانہ سرکاری اخراجات پر خرچ کرتے جائیں۔ عوام الناس کے وسائل اور خزانہ اقتدار کی بالادستی سے انکی ملکیتوں میں بدلتا جائے۔ یہ غاصب اور باطل طریقہ کار انکی جمہوریت کے نظام کا حصہ بن جائے۔ **ملک** میں مال و دولت اور وسائل کی تقسیم کا نظام بری طرح عدم توازن کا شکار ہوتا جائے۔ اعتدال و مساوات کے سسٹم کو روندا جائے۔ ملکی دولت، وسائل اور خزانہ چند لوگوں کی میراث بنتا جائے۔ **ملک** کے سیاسی جماعتوں کے غداروں کے ٹولے جمہوریت کے سائے تلے وزارتوں اور کمائی والی وزارتوں کی رشوتوں سے حکومتیں قائم کرتے اور ختم کرتے چلے جائیں۔ انتظامیہ اور عدلیہ ان سیاستدانوں کے اشاروں پر ناچنے کی پابند بنادی جائے۔ رشوت، کمیشن اور کرپشن **ملک** میں قانونی حثیت اختیار کرتی جائے۔ اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں رہتی۔ کہ اس طریقہ کار سے مسلم امہ کے چودہ کروڑ فرزندان کا دین بھی لٹ گیا اور دنیا کا مال و متاع بھی۔ جمہوریت کے نظام اور سسٹم اور ان کی جمہوریت کے ابلیسی طریقہ کار کا تدارک دین کی فلاح کا راستہ ہے۔

آؤ مل کر غور کریں! آؤ مل کر فکر سے کام لیں!

آؤ جمہوریت کے کینسر کا علاج تلاش کریں!

آؤ ملت کے جسد کو جمہوریت کے کینسر سے نجات دلائیں!

ملت کے جسد کے تمام اعضا ایک ہی مرض کا شکار ہو چکے ہیں۔

پوری ملت اس ہولناک مرض میں مبتلا ہو چکی ہے۔

اس مرض کی اذیت کے درد میں ہر کوئی چیخ و پکار کر رہا ہے۔

ہم اس جمہوریت کے مرض کے انجام سے واقف ہو چکے ہیں۔

ہمیں دین کے نظریات سے جمہوریت کے نظریات میں کنورٹ کیا جا رہا ہے۔

ہم جمہوریت کے جرم و گناہ کے سب مجرم اور گناہگار بنا دیئے گئے ہیں۔

ہم سب اپنے اعمال اور کردار پر نادم ہیں۔

ہم جمہوریت کے نظام اور سسٹم کے شکنجے میں بری طرح پھنس چکے ہیں۔

ہم سبھی حضور نبی کریم ﷺ کے ماننے والے ہیں۔ہم فطرتی طور پر مسلمان ہیں۔ہم اپنے حالات پر، ہم اپنے واقعات پر اور ہم اپنے اعمال پر، اپنی بے بسی پر نادم اور شرمندہ ہیں۔ہم سب گنہگار ہیں لیکن تیرے محبوب کی امت میں سے ہیں۔ہم سے دھوکہ ہوا۔

ہم ہائی جیک کر لئے گئے ہیں۔ہم منافقت کی زندگی گذارنے پر مجبور ہیں

ہمارے ارباب سیاست اور حکمران اس ملک و ملت کے مجرم ہیں۔

ہم مسجدیں خدا اور رسول ﷺ کی عبادت سے آباد کرتے ہیں۔

ہم دلوں میں ذکر رب جلیل کرتے اور زبانوں سے درود شریف کے ورد میں مصروف رہتے ہیں۔ہم سرکاری طور پر اطاعت جمہوریت کے کفر کے نظریات اور کردار کی کرتے ہیں۔

ہمارے تمام سیاستدان اور سیاسی دینی جماعتوں کے رہنما دین محمدی ﷺ کے منکر اور منافق نکلے۔جو مسلم امہ کے چودہ کروڑ فرزندان اور انکی نسلوں کو جمہوریت کے نظریات میں کنورٹ کیئے جا رہے ہیں۔

ہمارے سیاسی اسلامی جماعتوں کے دینی رہنما حضرت امام حسینؓ علیہ السلام کے دینی قافلے کے نہیں جمہوریت کے ابلیسی نمرودی، فرعونی اور یزیدی نظام حیات کے ساتھی اور رہنما نکلے۔اسکے بعد ان کا دین کے ساتھ دور کا تعلق نہیں رہا۔انہوں نے دوسری سیاسی جماعتوں سے مل کر مادیت اور اقتدار کے حصول کے عوض دین محمدی ﷺ کو جمہوریت کے ہاتھوں اس نظام حکومت میں شمولیت کر کے فروخت کر دیا ہے۔

ہمارے دینی رہبر ہی ہمارے دینی رہزن ہیں۔

انہوں نے سیاستدانوں سے مل کر دین کو ختم کر کے ملک میں جمہوریت کے لادینی نظام کا سرکاری سطح پر نفاذ کرنا اور اس پر عمل پیرا ہونا شروع کر رکھا ہے۔

دین کے خلاف مخلوط تعلیمی نظام کا قانون پاس ہونے کے بعد بھی یہ اقتدار سے چمٹے رہے۔ جبکہ یہ نظام دینی معاشرے کے لئے زہر قاتل ہے۔

قومی اسمبلی میں دین کے خلاف مخلوط حکومت قائم کرنے کیلئے ۸۰ مستورات کو بطور وفاقی ممبر بمع اپنی مستورات کے شامل ہوئے۔ کیا یہ دینی جماعتوں کے رہنما ہیں۔

دین کی حدود و قیود توڑنے کیلئے سرکاری اور نیم سرکاری ملازمتوں میں مخلوط معاشرہ تیار کرنے کیلئے مردوں کی جگہ مستورات کو لے آئے۔

ایسے قوانین جب پاس کرنے ہوں جن سے انکی بہو بیٹیوں کو اسمبلی کی ممبر شپ اور وزارتیں ملنی ہوں۔

انکے اخراجات برداشت کرنے کیلئے بے بسوں، ناداروں، بوڑھوں، یتیموں، اپاہجوں اور بیروزگاروں پر ٹیکسوں کا عذاب نازل کرنا ہو۔

اپنی تنخواہوں اور شاہی سرکاری سہولتوں میں اضافہ کرنا ہو۔

اپنی افادیت کی پالیسیاں رائج کرنی ہوں۔

اپنے کارخانوں کی مصنوعات کو بیرونی ممالک بھیج کر ڈالر کمانے ہوں۔

چند بچڑوں کو ڈالر کمانے کیلئے گوشت جیسی خوراک کو بیرون ممالک بھیجنے اور چودہ کروڑ عوام کی بنیادی ضرورت کو کچلنا ہو۔

مہنگائی کی اذیتناک سرنجیں چودہ کروڑ عوام کو چبھونی ہوں۔

سیمنٹ اور لوہے کو بیرون ممالک بھیج کر ان سرمایہ داروں کو ارب پتی بنانا ہو۔

زندگی کی بنیادی ضروریات کا ریٹ اور اسی طرح کی ظلم کی داستانیں رقم کرنی ہوں تو انکی اسمبلیوں کا کورم پورا ہو جاتا ہے۔

جمہوریت سیاستدانوں، سرمایہ داروں کی ایک ایسی لونڈی ہے جو انکو دولت اور حکومت عطا کرتی ہے۔ اور چودہ کروڑ عوام کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑ کر بے بس قیدی بنا دیتی ہے۔

نمرودی، فرعونی اور یزیدی نسل کے مادہ پرست اور اقتدار پرست ایجنٹ مذاہب میں داخل ہوتے ہیں۔ پیغمبران کی امتوں کے

وسائل اور دولت پر قابض ہو کر جمہوریت کے باطل، غاصب، دین کش ذریعہ سے ایوان اقتدار پر کنٹرول حاصل کر لیتے ہیں۔پھر مذہب کے نظریات، تعلیمات، کردار اور اسکی تہذیب کی عمارت کو ریزہ ریزہ کر دیتے ہیں۔

پاکستان کے عوام بھی ان چند سرمایہ داروں، سیاستدانوں اور حکمرانوں کی زد میں ہیں جو چودہ کروڑ عوام کو گدھوں کی طرح معاشیات کی چھڑی سے ہانکتے ہیں۔خر کاروں کی طرح ٹیکسوں کی لاٹھی سے پیٹتے ہیں۔بھوک اور ننگ کی اذیتوں سے دو چار کرتے چلے آ رہے ہیں مذہب کو جمہوریت کی تلوار سے مسجد میں پابند سلاسل کر چکے ہیں۔سرکاری طور پر دین کی کردار سازی اور اسکی افادیت ختم کی جا چکی ہے۔جمہوریت کے نظام کو چلانے کیلئے ممبران کا چناؤ بذریعہ الیکشن ہوتا ہے۔الیکشن صرف غاصب سرمایہ داروں کی وراثت ہوتا ہے۔ جمہوریت پر مشتمل اسمبلیوں کے ممبران کے ذریعہ مذہب کے نظریات کے خلاف قانون سازی کر کے مسلم امہ کے فرزندان کو جمہوریت کے نظریات کا سرکاری طور پر پابند بنا کر انکو مذہب سے محروم اور دور کیا جا چکا ہے۔ان سے دین اور دنیا دونوں رہزنوں کی طرح چھینے جا رہے ہیں۔جمہوریت کی طرز حکومت سرمایہ داروں اور معاشی آمروں کے کرداروں کی تربیت گاہ اور انکے تحفظ کی آماجگاہ بن چکی ہے۔اسکا تدارک مسلم امہ، بنی نوع انسان اور اسکی نسلوں کی فلاح کیلئے ازحد ضروری ہے۔

اسکے برعکس دین محمدی ﷺ کا الہامی اور روحانی شورائی جمہوری منشور کسی حاکم، کسی جماعت، کسی فلسفی یا کسی دانشور کا تیار کیا ہوا نظام نہیں۔اسکا تعلق الہامی کتاب قرآن حکیم، رسول خدا ﷺ اور خدا سے واسطہ ہے۔شورائی جمہوری منشور ایک جامع حقائق، بے نظیر معیار اور ممتاز مرتبہ انسانی فلاح پر مشتمل الہامی نظریات کا مجموعہ ہے جو بنی نوع انسان کے ضابطہ حیات کی ازل سے لیکر ابد تک رہنمائی کرتا ہے۔ جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت قائم کی جاتی ہے۔جو جمہوریت کے حکمرانوں کو حکومتی ایوانوں سے اتار کر ایک عام انسان کی زندگی کی سہولیات تک محدود کر دیتا ہے۔معاشی اور معاشرتی رہزنی اور ڈاکہ کا سسٹم کچل دیتا ہے۔شورائی ممبران کی سلیکشن کا فریضہ عوام پر ہوتا ہے کہ وہ ایک ایسے شخص کا چناؤ اپنے علاقہ سے کرتے ہیں۔جس کے پاس دین کی خوبیاں حضور نبی کریم ﷺ کے ضابطہ حیات۔امانت و دیانت، اعتدال و مساوات، اخوت و محبت، عفو و درگذر، صبر و تحمل، سادگی و حلیمی، عزت و شرافت، عدل و انصاف کے کردار کے قریب ترین ہو اور فرائض منصبی کی اہلیت کا مالک ہو۔نہ وہ اس دور کا ملاں ہوتا ہے اور نہ ہی پیر۔بلکہ وہ ایک فقیر فطرت انسان کی سلیکشن ہوتی ہے۔وہ مخلوق کو خالق کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔اسکے حقوق نبھانے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔مجلس شوریٰ کے ممبران کا انتخاب اس بلند ترین تصور کے مطابق کیا جاتا ہے۔جس سے خدا خوفی، دنیا کی بے ثباتی، بلند و بالا صلاحیت اور بالغ شعوری کی تشکیل ہوتی ہے۔عالم بقا کیلئے انسان کی رہنمائی کرتی ہے۔اس طرح جو مجلس شوریٰ تیار ہوتی ہے وہ ہر قسم کے حادثات اور واقعات کا مقابلہ کر سکتی ہے۔۔وہ اللہ تعالیٰ کے دستور مقدس کے نفاذ کی پابند ہوتی ہے۔مجلس شوریٰ اس دستور کی خود بھی من و عن پیروی کرتی ہے اور تمام عوام کو بھی اس کا پابند بناتی ہے۔اس طرح اللہ تعالیٰ کی حاکمیت قائم ہوتی ہے۔اس نظام کو سمجھنا، اسکو بروئے کار لانا اور تمام امتوں اور بنی نوع انسان کو سمجھانا اور اسکی افادیت سے آگاہ کرنا مسلم امہ کا فریضہ ہے۔یاد رکھو! جب سربراہ وقت باغ سے سیب نہیں توڑتا تو رعیت باغ کو ویران نہیں کیا کرتی۔

شورائی طریقہ کار سے دیندار اور عمدہ اخلاق کے ممبران کی سیلیکشن ہوتی ہے۔اسکے برعکس جمہوریت کے الیکشن کے طریقہ کار سے

دین کش سرمایہ داروں کے ممبران کا چناؤ ہوتا ہے۔

اب ان حکمرانوں نے انتظامیہ اور عدلیہ بھی مخلوط بنا دی ہے جو پہلے ہی جمہوریت کے باطل نظام کے جرائم کی محافظ اور انکے زیر سایہ جرائم پروان چڑھتے ہیں۔

مخلوط سسٹم سے بے حیائی، بدکاری اور ازدواجی زندگی کو ختم کرنے کا ایک نیا سفر ہے

ملک میں دین کے خلاف سودی معاشی نظام پہلے ہی رائج ہے۔

دین کے خلاف ملک میں طبقاتی تعلیم، طبقاتی معاشرہ تیار کرنے میں حکمران اور دینی جماعتیں پہلے ہی مصروف عمل ہیں۔

ملک جمہوریت کی حق تلفیوں اور بدکاریوں کی کفرنگری میں ڈھل چکا ہے۔ ہم جمہوریت کے نظام اور سسٹم کی اطاعت کے جرم کے مرتکب ہوتے چلے آ رہے ہیں۔

ہم عبادت اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی کرتے ہیں اور عمل جمہوریت کے قوانین کا۔

ہمارا کردار دین اور جمہوریت کے نظریات کے تضاد کا شکار ہوتا جا رہا ہے۔

مسلم امہ کے فرزندان کو مجبور، بے بس اور منافقت کی زندگی کا ایندھن بنا رکھا ہے۔

جمہوریت کے نظام نے مسلم امہ کو ایک قیدی کی زندگی گذارنے پر مجبور اور محبوس کر رکھا ہے ہم نے چادر اور چاردیواری کے دینی نظام کو ختم کیا۔

ہم دین کے خلاف بے حیائی اور بدکاری کی مخلوط زندگی کا آغاز کر چکے ہیں۔

ہم اپنی بیٹیوں کو حکمرانوں کے دفتروں کی زینت بنانے کا عمل بھی جاری کر چکے ہیں۔

ہم اپنی بہنوں کو انکے کلبوں اور دفاتر میں انکی سیکریٹری بنانے کے عمل سے دو چار ہو چکے ہیں۔

ہم اپنی ماؤں کو بے حیا مخلوط معاشرے کے عذاب سے دوچار کر چکے ہیں۔

مغرب کے مرد و زن جمہوریت کے مخلوط معاشرے کے دھوکہ میں اپنی خانگی اور ازدواجی زندگی کو تباہ کر بیٹھے۔

وہ ماں بہن، بیٹی کے رشتوں کے تقدس کو روند چکے ہیں۔

وہ ان آسمانی رشتوں کی محبت کی پاکیزہ خوشبو سے محروم ہو چکے ہیں۔

جمہوریت کے پروردہ تو مخلوط معاشرہ چاہتے ہیں۔ انکا مقصد مستورات کو حجاب مہیا کرنا تو نہیں۔ وہ عیاش تو مالی طاقت کی بنا پر حجاب کے دھوکہ میں مستورات کے

جسموں کی نمائش میں اپنی پسند کا انتخاب کرتے ہیں۔

ملت اسلامیہ مخلوط معاشرے کی اونچ نیچ اور اسکے منطقی انجام سے آشنا ہوچکی ہے۔

ان مادہ پرستوں، شہوت پرستوں، زانیوں اور بے حیائی پھیلانے والوں کوروکنا ہوگا۔

خدا اور رسول ﷺ کے ضابطوں کی پابندی کرتے ہوئے۔ مستورات کو ملازمتیں ا اور روزگار تو ان سے بہتر مہیا کیا جاسکتا ہے۔

مستورات کے لئے تعلیم کا شعبہ جس سے وہ قوم کی معماری کے فرائض ادا کرسکتی ہیں۔ صحت کا شعبہ جسمیں وہ بچوں اور مستورات کی صحت بہتر بنانے کے فرائض ادا کرسکتی ہیں۔

گارمنٹس کا شعبہ، انکے علاوہ زندگی کے ہر شعبہ میں انکی خدمات کو بروئے کار لایا جا سکتا ہے۔ جس سے پردہ اور حیا قائم رہ سکتا ہے۔ اور دین کی اطاعت بھی کی جاسکتی ہے۔

چادر اور چار دیواری کے تحفظ کے بیشمار راستے ہمارے پاس کھلے ہیں۔ وہ تو صرف ملک کو بے حیائی اور بدکاری کا مرکز بنانا چاہتے ہیں۔ وہ تو اپنی مادی برتری سے غریب طبقہ کی بچیوں کی عصمت و عزت سے کھیلنا چاہتے ہیں۔

وہ تو اچھی تنخواہوں سے اپنی پسند کی داشتہ خریدنے اور بدلنے کا عمل جاری کرنا چاہتے ہیں۔

انہوں نے ایک لاکھ بیس ہزار پیغمبران اور انکی تمام سلامتی کی تعلیمات، انکے مذاہب، انکے نظریات اور ضابطہ حیات کو سرکاری طور پر انکی امتوں کیلئے منسوخ کررکھا ہے۔ انکے متضاد اور خلاف جمہوریت کے نظریات اور ضابطہ حیات کے مطابق انکی امتوں کے فرزندان پر جمہوریت کی باطل حکومتیں قائم کررکھی ہیں۔ تمام امتوں کا سرکاری مذہب جمہوریت رائج ہو چکا ہے۔ مذاہب پر جمہوریت کی سرکاری بالا دستی قائم ہوچکی ہے۔ جمہوریت کا فتنہ ملتوں میں انتشار اور فساد کا سبب اور مذاہب کی تعلیمات کو کچلتا جارہا ہے۔

حکومتیں جمہوریت کی اسمبلیوں کے ممبران کے ذریعہ کثرت رائے سے مذاہب کے بنیادی ضابطوں کو ختم کرکے انکو بدلتی جارہی ہیں۔ تمام امتیں اپنے پیغمبران کی فرمانبرداری اور انکی الہامی کتابوں کی اطاعت کو سرکاری طور پر ختم کرچکی ہیں۔ جمہوریت کے ضابطوں کی ایک گناہ عظیم کی زندگی گذارنے کے قوانین کی پابند بنادی گئی ہیں۔ دراصل جمہوریت کے سربراہوں نے تمام امتوں کے فرزندان کو اللہ

تعالی اور انکے پیغمبران اور انکی تعلیمات کی بغاوت میں مبتلا کر رکھا ہے۔ہم پیغمبران کے بے ادب، باغی اور سرکش بنا دیئے گئے ہیں۔

اے اللہ ہم تیرے در پر اپنی کوتاہیوں ،غلطیوں ،نادانیوں ، بے بسیوں اور گناہ کے اعمال کی ندامت کا بوجھ اتارنے کیلئے حاضر ہوئے ہیں۔ہمیں معاف فرما۔ہمیں جمہوریت سے نجات اور دین کی آغوش عطا فرما۔امین۔

ہم تیرے سامنے توبہ کرتے ہیں۔ہم اجتماعی توبہ سے اجتماعی معصومیت کے ساتھ حاضر ہوئے ہیں۔ہمیں جمہوریت کی باطل ۔غاصب اور دین کش حکمرانی سے نجات دلا ۔

دجال جمہوریت کی شکل میں دنیا میں آچکا ہے۔جو تمام پیغمبران کی تعلیمات اور انکی امتوں اور بنی نوع انسان کو نگلتا جا رہا ہے۔

ہمیں دین اسلام کے ضابطہ حیات کے نفاذکی توفیق عطا فرما۔ جسکی آغوش میں پوری مخلوق خدا جمہوریت کے دجال سے نجات حاصل کر سکے۔ امین

اگر اے اللہ! تو ان الفاظ کو شرف قبولیت سے نواز دے۔تو تمام پیغمبران کی امتیں اپنے اپنے **ملک** میں دجال کی جمہوریت کو ختم کر کے سلامتی کے نور کو دنیا میں عام کر کے ایک عظیم روحانی انقلاب برپا کر سکیں۔یا اللہ تو ایسا کرنے پر قادر ہے۔

یا اللہ تو ایسا کرنے کی توفیق عطا فرما۔تمام پیغمبران کی امتوں پر جمہوریت کی ملکی اور بین الاقوامی سطح پر سرفرازی اور بالادستی نے مذاہب کے نور کی شمع کو بجھا رکھا ہے۔یا اللہ ہمیں اس نور کو منور کرنے کی توفیق عطا فرما۔امین

OQASA